رجسٹرڈ ڈائیل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کرونگا دور اس منہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا اک دن محبوب میرا
دکھاؤں تجھ کو اک عالم بچھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی۔

ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

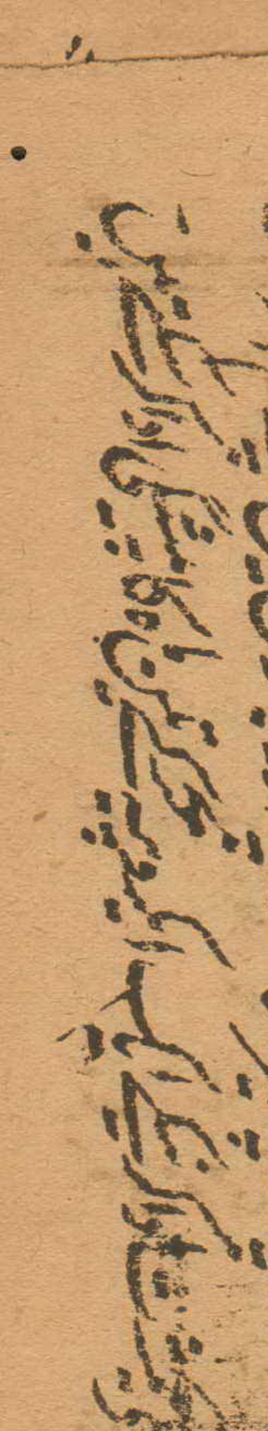

فاروق

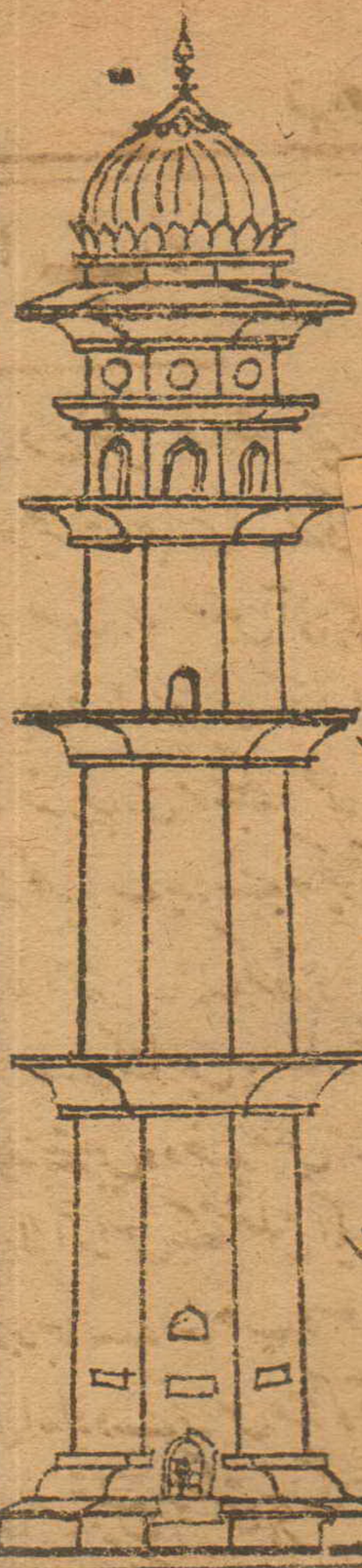

ایڈیٹر و پروپرائیٹر قاسم علی۔

جلد ۴ | یوم پنجشنبہ۔ مورخہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۶ عیسوی | نمبر ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ جیسا کہ پچھلے پرچہ میں لکھا گیا تھا لاہور میں اہل بیت رسالت و اپنی حرم محترم کے تشریف فرما ہیں۔ خدا تعالیٰ خیریت سے واپس لائے۔ آمین آپ کے ایام غیر موجودگی میں حضرت قاضی امیر حسین صاحب بحکم حضور امیر و امام جماعت مقرر ہوئے ہیں۔

درخواست دعا۔ مرزا محمد حسین صاحب کوہاٹ سے اپنے مقدمہ کی اپیل میں کامیابی کے واسطے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔

سید ارادت حسین صاحب اورین سے بوجہ کچھ مشکلات کے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا ان کی مشکلات کو حل کرکے ابتلاؤں سے نجات بخشے۔

آمین۔

رشحاتِ قلم

بر لب دریا وہ میرا ماہِ کامل دیکھئے
روشنی بخش جہانِ دیدۂ و دل دیکھئے

بات قسمت کی ہے دریا کی روانی ہو وہی
خشک لب لیکن نظر آتا ہے ساحل دیکھئے

گردشِ گردونِ گردان نے دکھایا انقلاب
کون خارج ہوتا ہے اور کون داخل دیکھئے

گولڑے میں یا علی پور سیداں میں کچھ نہیں
قادیاں دارالاماں میں پیر کامل دیکھئے

ہے جواب جاہلاں باشد خموشی "یہ عمل
وہ سمجھتے ہیں کہ الحمل بھی ہے قائل دیکھئے

ایک مرحوم کا شوق

برادر محمد یٰسین طالب احمدی محمد پوری ضلع سہارنپور جس نے غزل شوقِ دید اخبار فاروق میں چھپوائی تھی۔ بائیس برس کی عمر میں بقضاء الٰہی فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مندرجہ ذیل دو شعر اپنے حسب حال مرحوم کے والد صاحب برائے اشاعت بھجواتے ہیں۔

مرثیہ و دعائیہ

منجانب والد محمد یٰسین مرحوم

یوسف دیا ہمیں جو یعقوب سے گم ہوئے
بعد چند سے تیری رحمت سے وہ پھر باہم ملے

یوسف دیا ہمیں میرے بھی ہوئے مجھ کو ملا
خلد میں مجھ سے ملا تا کو اے میرے خدا

یادِ حبیب

حافظ سلیم اٹاوی

گھر میں بیٹھتا ہوں گھر کے اندر یاد آتے ہیں
بھی باہر نکلتا ہوں۔ تو باہر یاد آتے ہیں

بھلاتا ہوں انہیں دل سے مگر پھر بھی بھلانے پر
تعجب ہے مرے دل کو برابر یاد آتے ہیں

ہمارا تو یہاں ہر وقت ذکرِ خیر رہتا ہے
بھی ہم بھی تمہیں اے بندہ پرور یاد آتے ہیں

یہ مارا وہ کہا گھائل۔ اسے زخمی اسے بسمل
تمہاری تیغ ابرو کے وہ جوہر یاد آتے ہیں

قفس میں عندلیب زار کہتی ہے یہ رو رو کر
کہ مجھ کو آہ اپنے وہ گلی تر یاد آتے ہیں

وطن چھوٹا ہے جب سے آہ یاں پردیس میں اکثر
محب و آشنا خویش، و برادر یاد آتے ہیں

قیامت کا ہمارے سامنے جب ذکر ہوتا ہے
پھر اُس دم شفیعِ روزِ محشر یاد آتے ہیں

چراغ و مسجد و محراب و منبر دیکھ کر مجھ کو
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ یاد آتے ہیں

میں جب تشحیذ میں تصویر احمدؐ دیکھ لیتا ہوں
تو الحضرت حبیب رب اکبر یاد آتے ہیں

نظر محمودؐ کا آتا ہے جس دم چہرۂ انور
تو نعمانؐ و یوسفؑ نیک اختر یاد آتے ہیں

مکرم حضرتِ اکمل کی صورت جب دکھائی دی
مجھے حسان مداحِ پیمبر یاد آتے ہیں

غزل جس وقت لکھتا ہوں تو اے حافظ بصد حسرت
مجھے مختار و صادق اور گوہر یاد آتے ہیں

مسیح موعودؑ کا پیغام ہر ایک احمدی مرد اور عورت کے نام

جماعت کے نام

ہر ایک احمدی مرد اور عورت کو اس کا پڑھنا سننا اور عمل کرنا ضروری ہے۔ ۲۔ رکا ٹکٹ بھیج کر دفتر سے طلب کرو۔ ایکوپیہ کی دس کاپیاں۔

احمدی شائع ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے رسالہ احمدی کے دو نمبر بابت جنوری و فروری ۱۹۱۹ء ۱۵ فروری کو شائع ہو گئے۔ گو خریداروں کی درخواستیں تو ابھی پوری ایک صد بھی نہیں آئیں۔ مگر خدا کے بھروسہ پر احمدی جاری کر دیا ہے اگر احباب اس نمونہ کے پرچہ کو چھ آنہ مع محصول ڈاک ہیں منگا کر ملاحظہ کر لیں۔ تو انشاء اللہ امید قوی ہے کہ وہ خریدار مستقل بن جائینگے۔ اس کی سالانہ قیمت صرف دو روپیہ مع محصول ڈاک، عام مقرر ہے۔ اور خاص صاحب ہمت اپنی حیثیت کے مطابق امداد کریں تاکہ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع ہو جائے۔

میں احباب ذیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے احمدی کے واسطے خاص امداد عطا فرما کر میری حوصلہ افزائی کی اور ثواب حاصل کیا۔

(۱) محکمی سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن۔
(۲) مخدومی شیخ آصف زمان صاحب ڈپٹی کلکٹر سہارنپور ۵ صہ
(۳) شیخ فضل کریم صاحب حیدر آباد دکن۔ صہ
(۴) سید کلیم اللہ صاحب شیموگہ صہ
(۵) منشی ہاشم علی صاحب گرداور قانونگوئی سے ر

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے کہ دیگر برادران بھی اسی طرف توجہ فرمائینگے۔ اور یہ پرچہ جو "بلعم ثانی" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ غیر احمدیوں میں مفت تقسیم کرنے کے واسطے خاص طور پر امداد دینگے۔

مرقع ثنائی

امرتسری کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۶ء کی صحیح نقل مطابق اصل حرف بحرف۔ سطر بہ سطر۔ اعلیٰ کاغذ اور عمدہ لکھائی و چھپائی شائع کر کے اس کے ساتھ امرتسری کا مرقع کھینچ دیا ہے۔ جو انشاء اللہ امرتسری کی ہلاکت کے لئے کافی وجہ ہے۔ ذی مقدرت احباب اس کو غیر احمدیوں میں بکثرت تقسیم کریں۔ اور ہر ایک خواندہ احمدی اس کی ایک ایک کاپی اپنے پاس رکھے۔

کارِ ثواب

دفتر فاروق میں اس وقت تین درخواستیں غیر احمدیوں کی طرف سے اخبار فاروق بلا قیمت جاری کرنے کی موصول ہو چکی ہیں۔ اور کبھی نہ کبھی ایسی درخواستیں آتی ہی رہتی ہیں۔ جو بوجہ نہ ہونے ایسے فنڈ کے جس کے ذریعہ غیر احمدیوں کے نام مفت اخبار جاری ہو سکے داخل دفتر کر دی جاتی ہیں۔ مگر یہ امر کچھ ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ ہماری غرض تو تبلیغ ہے اور وہ غیر احمدیوں میں کرنی ہے۔ اور غیر احمدی قیمت دے کر ہماری کتابیں یا اخبار دیکھنا نہیں چاہتے۔ جو دیکھنا چاہتے ہیں وہ خرید نہیں سکتے یا خرید نہیں کرتے۔ اس لئے اگر اس کے متعلق ایک مستقل فنڈ ہو جائے جو ہمارے صاحب وسعت دوست تھوڑی تھوڑی امداد دے کر اس فنڈ کو قائم کر دیں تو کئی غیر احمدیوں میں تبلیغ ہو سکتی ہے۔ گزشتہ سال مکرمی شیخ مظفر احمد صاحب نے کوہاٹ سے دو اور منشی محمد اشرف خاں صاحب نے فیروز پور سے ایک کل تین اخبار سالانہ چندہ عطا فرما کر غیر احمدیوں کے نام جاری کرائے تھے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اب ایک درخواست تو اہلحدیث کی آئی ہے۔ جو لکھتا ہے کہ میں بیکار ہوں اور شایق اخبار ہوں۔ اگر کوئی صاحب میرے نام فاروق مفت جاری کرا دیں تو ثواب ہوگا۔ دوسری درخواست ایک لائبریری انجمن اسلامیہ بنگلور کے سکرٹری صاحب کی ہے جس کے نام گزشتہ سال میں فاروق جاتا رہا۔ وہ امسال بھی درخواست کرتے ہیں اور ایک بلوچستان کے غیر احمدی کی ہے۔ اور تین درخواستیں (رسالہ احمدی کے) واسطے ابھی ہی آئی ہیں جو احمدی احباب کی طرف سے ہیں۔ اسلئے میں اپیل کرتا ہوں کہ باہمت احباب اس طرف توجہ کریں۔ اور خدا کے دیئے ہوئے مال سے اس فنڈ کو قائم کر کے اس صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔ اور موجودہ درخواستوں کو منظور کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

جو اصحاب اس میں امداد دینگے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ فاروق میں نکلتے رہینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۹۱۹ء سنہ ۹ ع

سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ

جیسا کہ پچھلے پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ اس دفعہ سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ **۱۵-۱۶-۱۷- مارچ** بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار قرار پایا ہے۔ چونکہ ۱۴ مارچ جمعہ ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ احباب نماز جمعہ سے اول ہی جمع ہو جائینگے۔ بجز ان کے جنہیں کوئی خاص مجبوری ہے۔ ۱۴ مارچ کا روز یوں بھی جماعت احمدیہ میں ایک خاص یادگار کا دن ہے جبکہ حق نے باطل پر فتح پائی اور جماعت کے اتحاد کو توڑنے والوں نے ناکامی کا منہ دیکھا۔ اور وہ خائب و خاسر ہو کر خداوند محمود کی زمین قدس سے نکالے گئے اور اخرج منہ الیزیدیون۔ کی وحی جو خدا کے پاک نبی مسیح موعودؑ پر نازل ہوئی تھی۔ ایک غیر متوقعہ مگر عجیب و غریب شان سے پوری ہوئی۔ اُس وقت ہم نے غرور و کبر سے بھری ہوئی (گو بھرائی ہوئی) ایک آواز سُنی۔ کہ **میں نکلونگا تو میرے ساتھ ایک جماعت نکلیگی**۔ مگر ایک دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ یہ بڑا بول تھا۔ اور بڑے بول کا سر نیچا مشہور ہے۔ بجز ایک ..... مخبوط الحواس کے جو اپنے صدق و وفا کے بے سرے راگ الاپنے کا عادی ہے اور گوسالہ سامری کی مانند اپنے اندر کچھ بھی روحانیت کی روح نہیں رکھتا۔ کسی نے بھی ساتھ نہ دیا۔ اور اس کا ساتھ دینا بھی بر لئے نام ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلا کھلا انکشاف مذبوحی رؤیا دیکھ کر بھی

اور اس طرح پر اس نے ثابت کیا کہ حامیان پیغام صریحاً باری تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی سیالکوٹی نے بھی کچھ عرصہ ٹھہر کر ناخنوں تک زور لگایا۔ مگر کیا نتیجہ پایا۔ ہمیں کہا گیا کہ اس مدرسہ پر مشن کے پادری قبضہ کر لینگے۔ لیکن محمد مصطفےٰ کے خدا۔ احمد مجتبےٰ کے خدا نے دکھایا کہ وہ اہل حق کے ساتھ ہے۔ اگر اس وقت کسی نے نہیں دیکھا تو اب اس تاریخ ۱۴ مارچ کو اگر دیکھے کہ

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

حساد بدنہاد سے کہہ دیا جائے کہ اگر وہ اس نظارہ جاں نواز کو نہیں دیکھ سکتے تو اپنی آنکھوں میں گرم گرم سلائیاں پھیر لیں۔ جو ہم انہیں اپنے خرچ پر مہیا کر دینگے۔ ان کے دل اگر جلتے ہیں تو یکدم کسی ٹھنڈی جگہ میں کود پڑیں۔ تا ان کا غیظ و غضب ٹھنڈا ہو جائے۔ اور اگر یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہوتے دیکھنا ان کے لئے تکلیف دہ ہے تو وہ ایک رسہ اپنی چھتوں سے لٹکا کر دارالبوار کو چلے جائیں۔ کہ وہاں ان کیلئے مہمانی کا کافی سامان موجود ہے۔

یہ ارض حرم تو دن دگنی رات چوگنی ترقی کریگی۔ اور دنیا دیکھیگی کہ یہ بیت المقدس ام القریٰ کے بیت العتیق کا قائم مقام ہے۔ یہ غلط ہے کہ ام القریٰ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ خشک نہیں ہوا۔ آؤ دارالامان میں۔ آؤ ارض حرم میں آؤ اس مسجد مبارک میں جہاں بروزی طور پر خاتم النبیین سربسجود ہوتا تھا۔ اور دیکھو اس مسجد اقصےٰ کے منار پر انوار کو جہاں نور السموات والارض سے شمس و قمر کا خطاب پانے والا الہام **انت منی وانا منک** کا مورد اور صحیح مخاطب اپنی شان کے ساتھ نازل ہوا۔ تم اس زمین قدس کے ذرہ ذرہ میں صد جلوۂ طور دیکھو گے۔ اور جدھر نگاہ اٹھاؤ گے نور ہی نور پاؤ گے۔ یثرب و بطحا کے سنگریزوں کی

گلیاں قرار دینگی اگر میدان عرفات میں قبول ہونے والی دعاؤں کا خیال ہے تو قسم ہے لایزال کی کہ یہاں بھی تمہاری دعاؤں کے قبول ہونے کا کم سامان نہیں اگر ستار کعبہ سے پیٹھ کی پرسش ہے تو سنو! میں تمہیں خوشخبری سناتا ہوں۔ کہ یہاں بھی ایک **ابراہیم** راستبازوں کا باپ پیدا ہوا۔ جس پر خداوند توحید نے یہ وحی نازل کی **واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی**۔ پس حق یہ ہے کہ حق جل شانہ نے تمہارے دیس میں جنت الفردوس کی نہریں بہا دیں۔ او گناہوں سے آلودہ روحو! تمہیں مژدہ کہ تم نئے سر سے پاک و صاف کئے جاؤ گے کما ینقی الثوب الابیض من الدنس۔ تلاش یار میں بے قرار روحو! تمہیں بشارت۔ کہ وہ محبوب لم یزل اس عزیز جاں نواز سے اپنا جلوہ دکھائیگا۔ اے وہ لوگو جو کسی حقیقی ولی اللہ کی زیارت کے لئے سچی تڑپ رکھتے ہو اور کدھر جاؤں کہاں ڈھونڈوں کا گیت گاتے پھرتے ہو۔ ادھر آؤ میں تمہیں اس کا کوچہ دکھاؤں جس نے فرمایا ؎

زندہ شد ہر نبی کہ آمد نم
ہر رسولے نہاں بپیراہنم

بڑے بڑے بزرگ ایک رسول کی زیارت کیلئے تڑپتے مر گئے مگر یہاں تو وہ رسول مبعوث ہوا جس کے پیرہن میں ہر رسول یعنے ہر وہ پاکباز جس نے خدا کی طرف سے خلعت رسالت پائی نہاں ہے۔ اور جس کی شان اس سے عیاں ہے۔ کہ وہ فرماتا ہے ؎

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

سنو! سنو!! اگر تم میں سننے کی تاب ہے کہ وہ ستودۂ بارگاہ کبریا جامع جمیع کمالات محمدیہ تھا۔ اور روحانیت اسلام کا ہلال جو سبع کی پہاڑیوں پر طلوع ہوا۔ اب اقوی و اشد و اکمل طور پر کالبد التام ضوء بخش عالم و عالمیان ہے ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے نور و حجاب

میں سچ کہتا ہوں اور ایمان سے کہتا ہوں کہ "آنحضرتؐ کے صحابہؓ کی زیارت قادیان میں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ میرے صحابہؓ درحقیقت آنحضرتؐ کے صحابہؓ ہیں۔ پس مبارک ہے وہ شخص جس نے فرصت کو غنیمت جانا اور میرا کہا مانا۔ ورنہ وقت آتا ہے کہ یہ پاکیزہ ہستیاں جنات عدن میں بسیرا کریں اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔ کہ ہا ہم نے نہ محمدؐ ثانی کی زیارت کی۔ (صلے اللہ علیہ وعلیٰ مطاعہ) اور نہ آخرین منہم کی (رضے اللہ عنہم ورضوا عنہ) مبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمدؐ کی تلاوت تو بیسیوں بار کی۔ مگر جب وہ رسول آیا۔ تو آپ خیرہ یا تو منکر ہو بیٹھے اور ساحر مبین کہنے والوں کا ساتھ دیا۔ یا شامت جو آئی تو اس کے قائم کردہ مرکز سے علیحدگی اختیار کر لی۔ لا الی ھؤلاء ولا الی ھؤلاء کا ورد کیا۔

چھوڑو اس عناد کو جمود کو۔ چھوڑو اس شیوۂ یہود کو۔ باز آؤ یا کھبازوں کی مخالفت سے۔ اور رک جاؤ راستبازوں کی معاندت سے۔ قائم ہو جاؤ اسلام پر۔ اور جمے رہو صلحاء کے اکرام پر۔ کبھی ایسا نہ ہو۔ کہ انکار کرو۔ اور جاہلیت کی موت مرو۔ مانو۔ تو پھر اس کی قدر بھی پہچانو۔ نبی کو غیر نبی نہ بناؤ۔ صبح بھولنے والو شام ہو چلی ہے۔ اب گھر آؤ۔ روٹھنے والو۔ من جاؤ۔ نفسانی جوشوں کو ٹھنڈا کرو۔ محمود خداوند کی الفت کا دم بھرو۔ شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را۔

جلسہ ایسٹر میں ہونا تھا۔ اور ابتک یہی اعلان ہوتا رہا لیکن ایسٹر کی رخصتیں ۱۸ سے ۲۱ اپریل۔ تک ہیں۔ جو گرمی کے ایام ہیں۔ اور پھر فصل کی کٹائی کا زور بھی اس موقعہ پر ہوتا ہے۔ پس احمدی زمیندار دوستوں کا پاس خاطر ہے جو جلسہ ایک ماہ پہلے کر دیا گیا۔ اب یہ ہمارے زمیندار کاشتکار بھائیوں کا کام ہے۔ کہ وہ اس جلسہ میں جوق در جوق شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ اور ملازمین سرکار کے شامل نہ ہو سکنے کی کمی کو پورا کر دیں۔ اول تو ہمیں کامل امید ہے کہ ملازمین رخصتیں یا تنخواہ بلکہ بے تنخواہ بھی لیکر دکھا دینگے۔ کہ وہ اپنے قلب میں بہت بڑی قربانی کی روح رکھتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انکے اوصاف ظاہر کرنے کیلئے یہی صورت معاملہ ہوئی۔ پس زمانہ کو دکھا دو کہ احمدی ابھی احکام الٰہی کا شعار دار احمدی .....

... جب عزم کر لیتا ہے تو خدا کی توفیق بھی ہر مشکل پر غالب آتا ہے۔ اور خواہ کسقدر مشکلات کے پہاڑ آگے سامنے ہوں ہمارا مستشور آگے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شوق کے پر لگا کر دربار محبوب میں حاضر ہو جاتا ہے۔ احمدؐ نام پر فدا ہونے والو! بڑھو! بڑھو!! کہ جس وقت دنیا کے فرزند دنیاوی عیش و عشرت میں مستغرق ایک دوسرے پر گلال و عنبر پھینک رہے ہونگے۔ تم صبغۃ اللہ سے رنگے جاؤ گے و من احسن من اللہ صبغۃ ان ہولی ڈیز کو بار بار نہیں پا سکتے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں پس جو دم فرصت وہی غنیمت پس آؤ اور معارف قرآنی کے جواہرات سے اپنی اپنی جھولیاں بھر بھر کے لیجاؤ لعب کا خزانہ معنت لٹ رہا ہے جتنا اٹھا سکتے ہو اٹھا لو۔ وباللہ التوفیق۔

مسودۂ قانون دربارۂ رجسٹریشن نکاح و طلاق

آنریبل مسٹر یعقوب حسن صاحب نے ایک مسودۂ قانون مذا کو کونسل میں پیش کیا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ قاضی صاحبوں کو گورنمنٹ کی طرف سے چھپی ہوئی مضبوط مجلد کتابیں بھیجائیں اور قاضی بروقت نکاح اس کتاب میں نکاح کی کیفیت درج کر لیں اور دولھا دلھن کے وکیل اور دو گواہوں کے دستخط اس کتاب میں لیں۔ اور خود بھی اس کتاب میں دستخط کریں۔ مہر کی رقم کو عدد میں اور حروف میں بھی لکھیں۔ تاکہ ایک صفر بڑھایا گھٹا کر رقم میں کوئی تبدیلی اور تمام تحریریں نمبروار ہوں تاکہ بعد میں دو سطروں کے بیچ میں کوئی نئی تحریر لکھ نہ دیجا سکے۔ اس کے علاوہ قاضی صاحب کا یہ فرض ہوگا کہ جو نکاح یا طلاق ان کی کتابوں میں درج ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل وار فہرست اتار کر ضلع کے سرکاری رجسٹرار کے پاس ہر ماہ کے آخر میں بھیجدیں۔ کسی ماہ میں کوئی نکاح یا طلاق ان کی کتاب میں درج نہ ہوا ہو تو بھی اس امر کی اطلاع ضلع کے رجسٹرار کو دیویں۔

اس کے خلاف بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قانون بن جائے تو اس میں ایک گونہ گورنمنٹ کی مداخلت مذہبی پائی جاتی ہے۔ اس کے جواب میں آنریبل سیٹھ صاحب نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ کہ میرا ہرگز ایسا منشا نہیں بلکہ امر نکاح کو منضبط اور جھوٹے مقدمات کو روکنے کے لئے میں نے یہ تجویز پیش کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

اس کا اثر (۱) عام رواج پر (۲) قاضیوں کے کام پر اور (۳) ہمارے مذہبی رسوم پر کیا پڑیگا۔

جہانتک کہ عوام سے اس قانون کا تعلق ہے۔ انکو اس سے کوئی خاص تکلیف اٹھانی نہیں پڑیگی جس طرح اب وہ قاضی صاحب کو نکاح پڑھانے بلایا کرتے ہیں۔ اسی طرح آئندہ بھی اسی قاضی کو بلائینگے چونکہ وہ قاضی مسلم رجسٹرار بھی ہوگا۔ وہ نکاح کو باضابطہ طور پر کتاب میں درج کرے گا۔ اور اُن سے سوائے عادتی سوار روپیہ کے کوئی مزید اجرت نہ مانگیگا۔ اگر قاضی صاحب نکاح کو کتاب میں درست طور پر نہ لکھیں یا قانون پر عمل نہ کریں تو اُس کی دریافت قاضی صاحب سے ہوگی۔ نکاح کے فریق سے نہ ہوگی۔ نکاح کا رجسٹریشن نہ ہونے سے بھی نکاح کے کسی فریق یا گواہ پر کوئی الزام نہ آئیگا۔ غرض یہ کہ موجودہ دستور قائم رہیگا۔ کوئی نیا دستور نہ ہوگا۔ اس قانون کی حمایت کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ جب کبھی نکاح یا طلاق یا مہر کی اصلی رقم کو ثابت کرنے کی ضرورت پڑیگی وہ سرکاری آفس سے اس کا ثبوت آسانی کے ساتھ حاصل کر سکیں گے اور کوئی قاضی انکو دھوکا نہ دے سکیگا۔

(۲) میرا قانون قاضی صاحبوں کو اسی عمل پیرائی پر مجبور کریگا جو اُن کا اب بھی فرض منصبی ہے مگر جس کے ادا کرنے میں وہ کوتاہی کرتے ہیں اگر وہ فہرست کو کسی ماہ میں نہیں بھیجیں گے۔ یا کتاب میں نکاح یا طلاق کا اندراج قانون کے مطابق نہیں کرینگے۔ تو البتہ اُن سے ضلع کا رجسٹرار باز پرس کریگا۔ اس وقت قاضی صاحبان اپنے کام کے لئے کسی کے پاس جوابدہ یا ذمہ دار نہیں ہیں۔ وہ کیسی ہی غفلت کریں کوئی ان سے پوچھ نہیں سکتا۔ یہانتک کہ عدالت میں بھی وہ جھوٹی شہادت دیتے ہیں۔ تو بھی اُن کو سزا نہیں ملتی۔ مگر میرے قانون سے وہ ضابطہ پر چلنے کے لئے مجبور ہونگے۔ اور غلطی غفلت۔ یا قصور کریں تو اُن سے جواب طلبی کی جائیگی۔ (باقی آئندہ) اس قانون کا اثر ہمارے مذہبی رسوم

* اس تشریح کی موجودگی میں ہم سمجھتے ہیں کہ آنریبل مسٹر یعقوب حسن صاحب کی پوزیشن بالکل صاف ہے۔ اور مذہب میں کسی کو مداخلت کا حق دینے کی کوشش نہیں کر رہے۔

ہاں ایک اور اعتراض ہے کہ آنریبل نے نکاح کو تمدنی معاہدہ قرار دیا ہے اور یہ صحیح نہیں اس کے متعلق آنریبل موصوف نے نہایت عمدگی کے ساتھ بحث کی ہے۔ اول تو ان کے قانون میں یہ لفظ نہیں دوم انہوں نے رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب کی کتاب جو سر ڈونسن سے دکھایا ہے کہ نکاح ایک سول کنٹریکٹ ہے اور درالمختار فقہ کی معتبر و مستند کتاب میں بھی یہی ہے کہ هو عند الفقهاء عقد تفيد ملك المتعة۔

ہم نے جہانتک غور کیا ہے یہ بھی ایک لفظی بحث ہے نکاح ایک معاہدہ ہے۔ یہ صحیح اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ مسلمان کا ہر ایک کام مذہب کی تمہید ہدایت ہو کہ مذہبی کہلا سکتا ہے۔ دیکھنا تو صرف یہ ہے کہ اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو آیا اس سے شریعت اسلام کا مقصد پورا ہوگا۔ یا اس مقصد کے پورا کرنے میں کچھ دقتیں پیش آئینگی۔ آنریبل مسٹر یعقوب حسن صاحب کی تحریرات سے تو یہی واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ اس قانون کے ذریعہ جھوٹے مقدمات میں کمی کرانا چاہتے ہیں۔ اور عورتوں کو ان کے حقوق دلانے میں کوشاں ہیں۔ اسلئے ان کی مساعی جمیلہ کی ہر طرح تائید ہونی چاہیئے۔ رجسٹریشن کا کام البتہ مسلم قاضیوں کے سپرد ہونا چاہیئے۔ جو اس بستی کے محلہ کے لوگوں کی کثرت رائے سے منتخب ہو۔ ہاں آنریبل موصوف کی تحریر سے یہ بھی واضح ہے کہ وہ رجسٹریشن کو اختیاری بتلاتے ہیں۔ اس صورت میں تو کوئی جھگڑا ہی نہیں ہونا چاہیئے۔

خوب کھری کھری سنا دیں

اسوہ حسنہ کے ایڈیٹر صاحب نے "عالمگیر جنگ کا اختتام" کے عنوان سے اپنے مسلمان بھائیوں کو خوب کھری کھری سنا دی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"اکثر مسلمانوں کا خیال تھا کہ ترکی سلطنت چونکہ ایک اسلامی سلطنت اور روم کا سلطان "خلیفۃ المسلمین" ہے اس لئے خدا تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا اور جو لوگ اس اسلامی سلطنت کے مٹانیکے درپے ہونگے ان پر قہر الٰہی نازل ہوگا مگر عالمگیر جنگ کے نتیجہ نے ثابت کر دیا کہ جو مسلمان اس قسم کے دل خوش کن خواب دیکھا کرتے ہیں وہ اسلام کی حقیقت سے بیخبر ہیں اور ان الارض یرثها عبادی الصالحون (زمین کے وارث میرے صالح بندے ہونگے) کے وہ معنی نہیں ہیں جو ہمارے اکثر علماء و مشائخ نے سمجھ رکھے ہیں۔ بلکہ وہی معنے ہیں جنکو حکماء نے "قانون بقائے صلح" سے تعبیر کیا ہے۔ دنیوی اقتدار اور قومی وقار حاصل کرنے کیلئے جس "صلاحیت" کی ضرورت ہے، وہ مسلمانوں سے مفقود ہو چکی ہے جبتک پھر انمیں وہ صلاحیت پیدا نہیں ہوگی۔ غیر قوموں کے اسلامی کیریکٹر کے مقابلہ میں ان کی ہستی اور عزت قائم نہیں رہ سکتی۔

دوسرا سبق ترکی شکست سے ان مسلمانوں کو حاصل کرنا چاہیئے جو باوجود محکوم بیت اور درماندہ ہونیکے دوسری ترقی یافتہ قوموں کے سامنے اپنی سیاسی اہمیت کے ترانے گایا کرتے ہیں۔ محض اس بناء پر کہ روئے زمین پر چند اسلامی سلطنتیں ابتک موجود ہیں جو شاید کسی وقت میں ان کی دستگیری کر سکیں اسی فرضی "سیاسی اہمیت" کا نتیجہ ہے کہ باوجود اس قدر ذلیل و خوار اور ہدف مصائب ہونیکے ابھی تک ہم کو اپنی پستی و زبونی کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا اور ہماری رگوں میں غیرت و حمیت کا وہ جوش پیدا نہیں ہوا جو سیاسی اہمیت کے احساس نہ ہونیکی صورت میں پیدا ہو جانا چاہیئے تھا۔ ترکی شکست سے ثابت ہو گیا کہ ہماری سیاسی اہمیت اس وقت تک محض ایک خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی جبتک کہ خود ہمارے اندر صلاحیت نہ پیدا ہو وہ ہمیں اپنی اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے خود اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرنا نہ آجائے۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی

ہمارے لئے اپنے معتمد اور پیشوا اور ہادی و راہ نما کی زندگی اسوہ حسنہ ہے لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة آپ کی خوراک و پوشاک کے متعلق ایک مورخ لکھتا ہے کھانے میں آنجناب کی سادگی کا یہ عالم تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؐ کی غذا اکثر ماجوکی رہتی ہوتی تھی (بخاری و ترمذی صفحہ ۵۸) اور چونکہ اس سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے یہاں چکنی نہیں تھی۔ اسلئے اس کی بھوسی پھوک مار کر ہنڈی چبائی جاتی تھی۔ اس سے زیادہ نازک مزاجی اور دلفریبی کی اس مطبخ میں اجازت نہ تھی (ترمذی صفحہ ۵۸) مگر طرفہ تو یہ ہے کہ بسا اوقات یہ بھی نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کبھی آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی دو دن تک نہیں ملی (ترمذی صفحہ ۵۸)

ایک اور موقع آپ نے فرمایا کہ "ہم اہلِ بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بعض دفعہ ایک ایک مہینہ تک آگ نہیں جلی۔ اور ہم صرف کھجوروں اور پانی پر گزارا کرتے رہے۔ (شفا صفحہ ۶۳)

ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ "ایک دفعہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر بھوک کی شکایت کی اور دامن اٹھا کر دکھایا کہ پیٹ پر پتھر باندھ رکھے تھے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری تسکین کیلئے اپنا دامن اٹھایا تو ہم نے دیکھا کہ شکمِ مبارک سے دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دودھ شریک بھائی مسروق ان کے پاس آئے حضرت عائشہؓ نے کھانا منگوایا۔ اور فرمانے لگیں "کہ جب میں سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو مجھے رونا آتا ہے" انہوں نے پوچھا کہ کیوں؟ آپ نے جواب دیا کہ "مجھے آپ کا زمانہ یاد آجاتا ہے کہ جب تک آپ بحیات رہے خدا کی گواہ ہے کہ کبھی ایک دن میں دو بار سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی" (ترمذی صفحہ ۵۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ "جناب رسالتمآب نے تمر بھرے خوان پر کھانا نہیں کھایا۔ اور نہ کبھی چھنے ہوئے باریک آٹے کی روٹی تناول فرمائی" (ترمذی صفحہ ۵۸)

"ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ آپ نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ جو کچھ موجود ہوتا تھا وہی تناول فرما لیتے تھے۔ اور اگر بھوک نہیں ہوتی تھی تو چھوڑ دیتے تھے۔ (بخاری صفحہ ۸۱۴)

ملبوسات کو دیکھئے کہ آنجناب کا لباس قمیص چادر، تہ بند، ازار اور عمامہ تھا یہ سب چیزیں بالعموم سوتی اور معمولی قسم کے کپڑے کی ہوتی تھیں ریشم کا استعمال تو آپ نے اپنی امت میں مردوں کے لئے ناجائز ہی فرما دیا تھا۔ اور خود آپ کے لباس میں تو قطعاً کسی قسم کی بھڑک اور نمائش ہوتی ہی نہ تھی۔ موزے آپ کو ایک مرتبہ نجاشی (شاہِ حبش) نے اور ایک بار ایک اور شخص دحیہ نے تحفۃً بھیجے تھے۔ پاپوش مبارک چمڑے کی تھیں جنمیں دو تسمے کے بند لگے ہوئے تھے۔ ان سے دو انگلیوں میں باندھ لیجاتی تھیں۔

آپ کے آرام فرمانے کی کیفیت تھی کہ حضرت عائشہ رضے اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ "آنجناب کا بستر آپ کے گھر میں کس چیز کا تھا؟" انہوں نے فرمایا کہ "ادھوڑی کا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی"۔ (بخاری و ترمذی صفحہ ۵۹۲)

یہی سوال حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ "ایک ٹاٹ کا ٹکڑا تھا جسے ہم دوہرا کر دیا کرتے تھے۔ آنجناب اسی پر استراحت فرماتے تھے۔ ایک رات میں نے خیال کیا کہ اگر اس کی چار تہیں کر دیں تو غالباً آپ کو زیادہ آرام ملے چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا جب صبح ہوئی تو آنجناب نے پوچھا کہ "رات تم نے میرے لئے کیا بچھایا تھا" میں نے کہا۔ "وہی آپ کا ٹاٹ تھا۔ مگر ہاں ہم نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں تاکہ آپ کو زیادہ آرام ملے"۔ آپ نے فرمایا۔ "نہیں اسے تو جیسا پہلے تھا ویسا ہی کر دو۔ اس نے مجھے رات ہی کو نمازِ شب سے باز رکھا"۔ (ترمذی صفحہ ۵۵۲)

سواریوں میں آنجناب گدھے پر سوار ہوتے تھے چنانچہ آپ فتح خیبر کے دن گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی۔ انسؓ سے روایت ہے کہ "آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے اونٹ کا پالان پرانا تھا جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم (ایک روپیہ) سے زیادہ نہ ہوگی" (شفا صفحہ ۵۵) (اسوۂ حسنہ)

امام بخاریؒ کا استعفاء

حاکم بخارا نے جناب امام بخاریؒ کو حاکمانہ طور سے یہ حکم لکھ بھیجا۔ کہ آپ اپنی جامع الصحیح (بخاری شریف) اور تاریخ کبیر روزانہ آکر ہمیں یہاں سنا جایا کرو۔ آپ نے اس کے جواب میں ایلچی کی معرفت کہلا بھیجا۔ کہ میں علم کو ذلیل و خوار نہیں کرتا۔ در بدر لوگوں کے گھروں پر لئے لئے نہیں پھروں گا۔ اگر حاکم شہر کو علم دین پڑھنے کا شوق و شغف ہے اور کچھ ضرورت ہے تو وہ مسجد یا میرے گھر میں حاضر ہو کر سن سکتا ہے۔ جب یہ بات حاکم بغداد کو معلوم ہوئی تو میرا یہ الفاظ لکھ کر درخواست کی کہ آپ ہمارے بچوں کے لئے کوئی روزانہ وقت اور خاص جگہ مقرر فرما دیجئے کہ جہاں ان کے سوار اور کسی شخص کو پڑھنے یا سننے اور دخل دینے کی اجازت نہ ہو۔

حضرت امام بخاریؒ نے اس کا بھی یہی جواب دیا۔ کہ میں یہ بھی نہیں کر سکتا کہ حاکم شہر کے خوف سے لوگوں کو حدیث شریف کے استماع سے روکوں اور چند لوگوں کے فائدہ کی خاطر اور حاکم کی خوشنودی کے لئے تمام قوم کا نقصان کروں ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ (اسوۂ حسنہ)

مذاہب کی پارلیمنٹ قائم کرنے کی تجویز

حال میں مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ایک مستقل مذہبی پارلیمنٹ کی سکیم شائع کی ہے جو بنارس میں قائم کیجائیگی۔ اس کے ساتھ مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشن ملحق ہونگے۔

(۱) برہمو سماج ہندوؤں۔ سکھوں۔ برہمو سماجیوں سناتن سماجیوں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ جینیوں۔ بدھوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پارسیوں اور یہودیوں وغیرہ کے جلسوں کے لئے کام دیگا۔ (۲) ایک لائبریری جس میں ہر ایک مذہب کی مقدس کتابیں اور ہر ایک فرقہ کے متعلق فلسفہ کی مختلف کتابیں رکھی جائینگی۔ (۳) مختلف مذاہب کے پیروؤں کے لئے مختلف عبادت گاہیں۔ مثلاً ہندوؤں کے لئے مندر۔ مسلمانوں کے لئے مسجدیں اور عیسائیوں کے لئے گرجے۔ (۴) پجاریوں اور ایڈیٹروں وغیرہ کے لئے آشرم۔ (۵) مختلف مذاہب اور فلسفہ کا مقابلہ وار۔ مطالعہ کرنے والوں کی رہائش کے لئے کمرے (۶) دفتر اور نوکروں کے لئے کوارٹر۔ اگر اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا گیا تو امید ہے کہ اس سے ہندوستان کے مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگوں میں اتفاق اور اتحاد پیدا ہونے میں بہت مدد ملیگی۔

فاروق۔ ہمیں خوشی ہے کہ دنیا آہستہ آہستہ ان کاموں کی طرف آرہی ہے جن کی بنیاد خدا کے مسیح نے رکھی۔

تنقید کرو مگر ان شرائط کے ماتحت

(۱) احتساب کا مقصد اصلی اصلاح و تعمیر ہے عمل تخریب مقصود بالذات نہیں ہو سکتا۔

(۲) محتسب کے دل میں خود تو کوئی ذاتی کاوش و رنجش کی چنگاری دبی ہے اس باب میں بہت سخت احتیاط کی ضرورت ہے انسان کا نفس اسے طرح طرح کے فریب دیتا ہے۔ اکثر یہی ہوتا ہے کہ انسان اپنے ذاتی جذبۂ انتقام سے مجبور ہو کر دوسروں پر نکتہ چینی کرنے لگتا ہے

(۳) محتسب کے دل میں یہ جذبہ تو نہیں غالب ہے کہ اس کے نکتہ چینی سے کوئی مالی نفع ہوگا۔ یا شہرت میں خاص اضافہ ہوگا حق گوئی کا شوق شہرت اکثر انسان کو باطل گو بنا دیتا ہے۔

(۴) جہاں تک ممکن ہو شخص زیر احتساب کو پہلے خانگی طور پر افہام و تفہیم کرنا چاہیئے اگر اس کا موقع نہ ہو تو ملک میں بیشتر حتے الامکان نہایت ہمدردانہ و ملائم لہجہ رکھنا چاہیئے۔ اور جس نسبت سے جرم کا تمرد و تشدد بڑھتا جائے اسی نسبت سے لہجہ میں بھی درشتی بڑھتی جانا چاہیئے۔

(۶) نکتہ چینی ایسی نہ ہونی چاہیئے کہ کسی باکار و مفید شخص کی حیثیت افادی کو صدمہ پہنچے۔ اور جماعت ان تمام فوائد سے محروم ہو جائے۔ جو اس کی ذات سے وابستہ تھے

عبداللطیف مونگیری کی جنیت و دلیری

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۔ یہ تو مسلم امر ہے کہ حق کی مخالفت کرنے والوں کی روحانی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں۔ اور وہ حق و باطل میں تمیز کرنے کا مادہ اپنے اندر سے خود اپنے ہی کرتوت ناشائستہ کے ذریعہ گم کر دیتے ہیں۔ اور وہ اپنے ہی اوپر ظلم و ستم ڈھاتے ہوئے ذلت و نکبت کے دلدل میں پھنستے اور حماقت و ندامت کے قعر میں گر جاتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو سیاہ اور جانوں کو تباہ کر ڈالتے ہیں۔ چنانچہ رب العزت فرماتا ہے

(۱) كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ

(۲) وَیَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ

(۳) كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

(۴) كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ

ہر مامور کے وقت میں ایسے لوگ کچھ نہ کچھ ضرور ہوتے رہے ہیں جن کا کام یہی رہا ہے کہ خدا کے پاک مامور و مرسل کے مقابلہ میں نہایت دلیری و نابینائی اور ضد کے ساتھ مخالفانہ کوششیں کر کے دنیا کو بہکا کر تباہ کریں۔ اور چور کی طرح جو کبر و غرور ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے اس کے اثر سے نہ صرف خود ہلاک ہوں بلکہ دوسروں کو بھی بے ادب گستاخ بنا کر ہلاک کریں ؎

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطَانٍ اَتٰىهُمْ ۔ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

خدا کی پناہ

ایسے بے ادب و گستاخ اور مغروری لوگوں میں سے ایک صاحب مفتی عبداللطیف مونگیری بھی ہیں۔ جن کی دلیری حد سے زیادہ ہو چکی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں اس شخص نے جیسی کچھ جبینی مکھیاں نگلی ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے ہمیں تو قے آتی ہے۔ اس شخص نے حال میں جو ایک کتاب "چشمۂ ہدایت" کے نام سے لکھی ہے۔ اس کی گندگیاں دیکھتے ہوئے ایک مسلم سعید الفطرت یہ کہہ اٹھیگا کہ کیا یہی ہدایت ہے۔ اور کیا یہی ہمارے علماء کی تحریر و استدلال ہے۔

تازہ مثال

مخالفت میں اندھا بن جانیکی ایک تازہ مثال اسی کتاب چشمۂ ہدایت میں آج ہمیں اور بھی ملی ہے ناظرین دیکھیں اور عبرت کی نگاہ سے دیکھیں۔

مونگیری معترض نے چراغ الدین مرتد جموی کے رسالے "آسمانی نشان فی تائید مسیح الزمان" سے ایک عبارت نقل کی ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ یہ عبارت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعودؑ نے چراغ الدین مرتد کے رسالہ کو حقیقۃ الوحی میں حرف بحرف جس وجہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے متعلق خود اسی رسالہ کے حاشیہ پر "تنبیہ" کا عنوان لکھ کر فرماتے ہیں:۔

کہ تا ہر ایک منصف مزاج معلوم کرے کہ یہ شخص جو اپنے اعمال کی سزا پا چکا ہے۔ پہلے میری تصدیق کرتا تھا۔ اور پھر نفس امارہ کی کشش سے بعض پادریوں سے اتفاق کر کے مرتد ہو گیا۔ اور مجھے دجال وغیرہ ناموں سے پکارا۔ اور میری مخالفت میں کتاب منارۃ اور اعجاز محمدی لکھی۔ اب ہر ایک منصف مزاج خود انصاف کی نظر سے دیکھ سکتا ہے کہ یہ وہی چراغ الدین ہے جس نے میری تائید میں یہ اشتہار لکھا تھا۔

اب وہ عبارت بھی ملاحظہ فرمائیے۔ جسے مونگیری معترض نے حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت سمجھا ہے۔ اور اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت کچھ خامہ فرسائی کی ہے جو یہ ہے۔ "میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤنگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رک نہیں سکتا"۔ یہ عبارت چراغ الدین جموٹی کی ہے۔ مگر بغض و عناد سے نابینا ہو کر مونگیری معترض اسے حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت سمجھ بیٹھا۔ اور اس کے متعلق بڑے بڑے زوردار الفاظ لکھ مارے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ۔

اس عبارت نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا۔ کہ مسیح موعودؑ کا جو کام ہے یعنی ان کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا وہ مرزا صاحبؑ کی زندگی میں پورا ہو جائیگا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہ ہوا۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ مسیح موعودؑ کی جو علامت انہوں نے بیان کی وہ ان میں نہیں پائی گئی اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے اور لکھتا ہے۔

اے مرزائی احمدیو۔ کیا اسکا جواب دے سکتے ہو۔ مگر تمہارا کانشنس اور معائنہ کے ساتھ دلی حالت بے اختیار کہیگی۔ کہ اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ اور مرزا صاحبؑ اپنے اقرار سے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ (وغیرہ وغیرہ)

اور لکھتا ہے:-

میں یہ تو نہیں کہتا کہ آپ علماء حقانی کی کسی دلیل کو ملاحظہ کریں میں تو آپکے مرشد ہی کے قول کو پیش کر رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ اسے مانیئے اور اپنی آئندہ کی حالت کو یاد کر کے خدا سے ڈریئے اور جھوٹے سے علیحدہ ہو جایئے۔

اصل معترض

جس عبارت کو حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت سمجھ کر تیری عقل خام اور نظر ناقص نے یہ ساری عمارت چنی ہے۔ اس کی بنیاد ہی کچھ نہیں۔ وہ عبارت ہی حضرت مسیح موعودؑ کی نہیں ہے۔ پھر کہنا چہ بوالعجبی

احمد یار مونگیری

کو چاہیئے کہ حق پسند حضرات کو اس معترض کی دلیری اور خداع و فریب سے آگاہ کریں خدا نے ایسا داغ اس کی پیشانی پر لگایا ہے۔ کہ غیرت ہو تو آئندہ کسی کو منہ نہ دکھائے۔

اصل مطلب

جو چراغ الدین کی عبارت کا ہے وہ یہ ہے کہ چراغ الدین کہتا ہے۔ میں مسیح موعودؑ کے ناصروں سے ایک ہوں۔ حضرت اقدس میرزا صاحب مسیح موعودؑ کی نصرت میں جبتک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو دنیا سے اٹھایا نہ جاؤنگا۔ نابینا معترض اس عبارت کو حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت سمجھا۔ پھر محل و موقع سے ہٹا کر دوسرا مطلب نکالا پھر اس غلطی کی بنا پر اعتراض کیا۔ آہ! یہ کیوں ایسے بے بصر ہو گئے۔ اللہ رحم کر۔ اور ہمارے نادان معترضوں کو ہدایت دے۔ آمین۔

پڑھ کر دیکھو اور عرق ندامت ہو جا۔ میں تو یہی کہونگا۔ کہ ؎

موت بہتر ہے ایسے جینے سے

الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ الا لعنۃ اللہ علی المفترین۔

گداگری کا موجودہ طریق قابل اصلاح ہے

گورنمنٹ بنگال نے کلکتہ میں گداگری کے انسداد کے سوال پر غور کرنا شروع کیا ہے۔ اس نے مختلف انجمنوں سے مشورہ کیے ہیں۔ بنگال کی انجمن تجارت نے یہ اصلاح دی ہے کہ گداگروں کی گنتی کر کے ان کا طبی معائنہ کرایا جاوے اور بیمار کے محتاجوں کیلئے ایک خیرات خانہ ایک ہسپتال اور چھوٹے بچوں کیلئے ایک خیراتی سکول قائم کیا جاوے

چونکہ اس سکیم کو عمل میں لانیکے لئے کثیر رقم کی ضرورت ہے اس لئے گورنمنٹ بنگال اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ گداگری کا موجودہ طریق ملک کے لئے کس قدر بھاری بوجھ ثابت ہو رہا ہے۔ اس پر ہمعصر "بنگالی" کے ایک نامہ نگار کے دیئے ہوئے مندرجہ ذیل واقعات بخوبی روشنی ڈالتے ہیں۔ ولایت میں گداگری کے انسداد کے لئے پارلیمنٹ کی طرف سے ایک کمیٹی قائم ہوئی تھی۔ اس کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے پیٹر ورتھ ممبر پارلیمنٹ نے بیان کیا کہ ایک بارہ سالہ گداگر لڑکی اپنی حاصل کردہ خیرات سے اپنے سارے کنبہ کی پرورش کیا کرتی تھی۔ ایک لڑکے کی ماں اسے ایک ورک ہوس کے باہر بھیک مانگنے کے لئے بٹھا دیا کرتی تھی۔ کئی بار ورک ہوس والوں نے اس لڑکے کو اپنے اہتمام میں لے لینے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی ماں ہمیشہ یہ کہا کرتی تھی کہ میرا لڑکا بھیک مانگ کر اوسطاً ۳۶ شلنگ ہفتہ وار کماتا ہے۔ اگر ورک ہوس والے اسے اتنی تنخواہ دیں تب میں اسے داخل کرا دیتی ہوں۔ ورنہ نہیں"۔ خود نامہ نگار مذکور نے کلکتہ کے ایک اندھے کا قصہ بھی بیان کیا ہے جو یہ کہا کرتا تھا۔ اگر میں پانچ سال پہلے اندھا ہو جاتا تو میں اپنے تینوں بیٹوں کی طرف سے تسلی کی حالت میں مرتا۔ کیونکہ پھر انہیں کمائی کا فکر نہ رہتا۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ گداگری کے موجودہ طریق سے ملک کا کس قدر روپیہ برباد ہو رہا ہے۔ اور اس کے انسداد کی کس قدر سخت ضرورت ہے +

مسلمان کو گمراہ ہونے سے بچاؤ

میں پیدائشی مسلمان ہوں۔ مگر یہ روشنی کا زمانہ ہے ہر شخص دیکھ بھال کر اپنی حسب پسند چیز اختیار کرتا ہے۔ اپنا مسلمانوں نے لباس چھوڑ دیا۔ اخلاق کمزور۔ معاشرت اور زبان چھوڑ دی اصل اسلام چھوڑ دیا۔ آج بہتر فرقہ مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ہر فرقہ ضد اور ہٹ دھرمی یا خوشعقیدگی سے اس بات پر جما ہوا ہے کہ ہم راہ راست پر ہیں باقی سب فرقے گمراہ ہیں۔ اور حدیث شریف کے ارشاد کے مطابق ان میں صرف ایک فرقہ جنتی ہے اور سب دوزخی۔ اب ہر فرقہ کس کی بات مانیں اور کس کی نہ مانیں۔ ہر فرقہ اپنے جنتی ہونے پر بحد دلائل پیش کرتا ہے۔ اس لئے میں نے ایک رسالہ محقق نامی لکھا ہے جس میں چار اعتراض کئے ہیں۔ پہلے اعتراض کے جواب دینے والے کو دس اشرفی انعام دونگا۔ دوسرے پر پانچ اشرفی۔ تیسرے پر دو اشرفی۔ چوتھے پر ایک اشرفی۔ آپ خود جواب لکھیں یا

+ باقی صفحہ ۱۰ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو